رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم ربیکشنبہ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۱۷ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۱۶ احسان ۱۳۳۶ھش ۱۶ جون ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۱۴۳

288

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل پھر دوپہر کے بعد حرارت ہوگئی۔ اور ماتھا تپتا رہا۔ نیز آنکھوں میں سوزش ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ محترم نواب اکبر یار جنگ صاحب بہت بیمار رہیں۔ اور گزشتہ دو روز سے بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

دو تین سال کیلئے ایٹمی تجربے بند کرنے کی نئی روسی تجویز

تخفیفِ اسلحہ کے پہلے مرحلہ کے بارے میں سمجھوتے کا قوی امکان

لنڈن ۱۵ جون۔ روس نے تجویز پیش کی ہے کہ دو تین سال کے لئے تمام ایٹمی تجربے بند کر دیئے جائیں۔ یہ تجویز تخفیف اسلحہ کی پانچ طاقتی کمیٹی میں جس کا اجلاس آجکل لنڈن میں ہو رہا ہے روسی نمائندے نے پیش کی ہے۔ اس تجویز میں اور بہت سی باتوں پر بھی زور دیا گیا ہے۔ ان باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایٹمی تجربے بند کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی کمیشن بنایا جائے اس سلسلے میں جو کام ہو سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کو اس کی رپورٹیں پیش کی جائیں۔ خاص خاص مقامات پر کنٹرول کی چوکیاں قائم کی جائیں جو سائنسی آلات سے لیس ہوں۔

ادھر تخفیف اسلحہ کی پانچ طاقتی کمیٹی میں امریکہ کے نمائندے مسٹر ہیرلڈ سٹاسن نے اعلان کیا ہے کہ ہم تخفیف اسلحہ کے پہلے مرحلہ کے بارے میں سمجھوتے کے قریب پہنچ گئے ہیں اس بارے میں جس حد تک اتفاق کا امکان ہے۔ اتنا گزشتہ سالوں میں کبھی نصیب نہیں ہو سکا تھا۔ مسٹر سٹاسن نے یہ بات کل واشنگٹن سے لنڈن واپس پہنچنے پر کہی۔ وہ تخفیف اسلحہ کے مذاکرات کے بارے میں صدر آئزن ہاور اور مسٹر ڈلس سے مشورہ کرنے گئے تھے۔

”کشمیر اور فلسطین کے مسائل پر ہمیں پنڈت نہرو سے صاف صاف بات کرنی چاہیئے“

دمشق میں بھارتی وزیراعظم کی آمد پر عرب حکومتوں کو ایک شامی اخبار کا مشورہ

دمشق ۱۵ جون۔ شام کے ایک اخبار نے بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو کے دمشق پہنچنے پر ایک مضمون میں اس بات پر زور دیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ عالم اسلام کا مسئلہ ہے اخبار نے لکھا ہے۔ کہ پاکستان عربوں کے مفاد کا سب سے بڑا حامی ہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پاکستان کے مسئلوں میں پاکستان کا ساتھ دیں۔ اخبار نے تمام عرب حکومتوں سے کہا ہے کہ انہیں بھارتی وزیراعظم کی آمد پر کشمیر اور فلسطین کے متعلق پنڈت نہرو سے صاف صاف بات کرنی چاہیئے۔

فرانس کا تجارتی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۵ جون۔ فرانس کا تین ارکان پر مشتمل ایک تجارتی وفد حکومت پاکستان سے ایک نئے تجارتی سمجھوتے کی بات چیت کے لئے کل یہاں پہنچ گیا۔ فرانس کے وفد کی قیادت وزارت خارجہ کے تجارتی شعبہ کے ڈائرکٹر موسیو لوئی کر رہے ہیں۔ پاکستانی وفد کی قیادت وزارت تجارت کے سکرٹری مسٹر عزیز احمد کریں گے۔ بات چیت آج سے شروع ہو رہی ہے۔ پاکستان اور فرانس کے گزشتہ تجارتی سمجھوتے کی میعاد ۳۰ جون کو ختم ہو رہی ہے۔

انڈونیشیا میں انفلوائنزا سے ۴۳ ہلاک

جاکرتہ ۱۵ جون۔ انڈونیشیا میں اب تک مجموعی طور پر ۴۳ افراد انفلوائنزا سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ سب سے زیادہ جانی نقصان (۳۰) شمالی سماٹرا میں ہوا۔ اب یہاں یہ وبائی مرض پورے زور پر ہے۔

ربوہ سے بچوں اور بچیوں کے پہلے رسالہ کا اجرا

ربوہ ۱۵ جون۔ ربوہ سے بچوں اور بچیوں کا پہلا رسالہ ”تشحیذ الاذہان“ نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ اس کا شمارہ اول جو مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر ادارت ۱۵ جون کو شائع ہوا ہے۔ نہایت خوشنما اور دیدہ زیب ٹائیٹل سے مزین ہونے کے علاوہ بچوں کے لئے بعض بہت قیمتی نصیحت آموز مفید اور دلچسپ مضامین پر مشتمل ہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بخیریت کراچی پہنچ گئے

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بخیریت کراچی پہنچ گئے ہیں۔ آج مورخہ ۱۵ جون کی رات آپ ۴۳ ہوائی جہاز کے ذریعہ جرمنی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب آپ کے بخیریت پہنچنے اور حصول مقصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ر جون ۵۵ء

حضرت عمر فاروقؓ کا اسوۂ حسنہ

ذیل میں ہم معاصر روزنامہ تسنیم کا ایک اقتباس ۱۱ر جون کے پرچے کے "تکلف برطرف" کے کالم سے بعینہٖ نقل کرتے ہیں:۔

قادیانی ہم ربوی معاصر الفضل میں اس شخص کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے جو اپنے متعلق اس بات کا مدعی ہے کہ اس کی پیدائش ایسی ہی ہے جیسے اللہ آسمان سے اتر آیا۔ ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ چونکہ اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ انفلوئنزا کی وبار مشرق بعید سے شروع ہو کر ہندوستان پہنچ چکی ہے اور پاکستان میں بھی خطرہ ہے۔ کہ ...... پھیل جائے لہذا جو لوگ بیرون ملک اور اندرون ملک سے آتے ہیں اگر ان میں سے کسی کو ہلکا سا نزلہ یا چھینکوں کی تکلیف ہو وہ ملاقات کی کوشش نہ کرے اس کو ملاقات کی اجازت نہیں دی جائے گی

انفلوئنزا کے بعض دہمی لوگوں پر خاصی بدحواسی طاری ہے مگر الفضل کا یہ اعلان اس معاملے میں سب سے بازی لے گیا

ان قادیانیوں کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے ہر فرد کو انبیاء اور صحابہ کا مثیل سمجھتے ہیں مولوی اللہ دتہ جالندھری اگر ان قادیانیوں کی تردید میں جنہوں نے ان کے خلیفہ پر ہر قسم کے گھناؤنے الزام لگائے ہیں۔ اور چیلنج کیا ہے کہ اگر جرأت ہے تو کمشن مقرر کر کے ان کی تحقیقات کرالو۔ مضامین لکھ دیں تو وہ خالد بن ولید ہیں۔ مگر حالت یہ ہے کہ انفلوئنزا کے خطرے سے مثیل عمر پر دہشت طاری ہے۔ اور واجد علی شاہ اور تانا شاہ کی طرح ہلکے سے نزلے اور معمولی سی چھینکوں سے بھی بچنے کے لئے پردے میں بیٹھ رہے ہیں۔

(روزنامہ تسنیم مورخہ ۱۱ جون)

اس فرمودہ تسنیم سے واضح ہوتا ہے کہ کس طرح یہ اہل علم حضرات بات کا بتنگڑ بنا کر احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی۔ سخرہ اور افترا ایجاد کرتے ہیں اور اس کو تردید احمدیت کا نام دے کر داد عامہ کے حصول کے لئے عوام کی نظروں میں ہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سابقہ ملاقات کی پابندی پرہیز کی بناء پر لگائی گئی ہے اور دین اسلام کا ادنیٰ واقف کار بھی یہ جانتا ہے کہ وبائی امراض سے پرہیز مومنوں کے لئے نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ لازمی ہے۔ اسلام اس بات سے سختی سے منع کرتا ہے کہ اپنی جان کو خواہ مخواہ ہلاکت میں ڈالا جائے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی آزمائش کی جائے۔ بلکہ مومنوں کو دشمنوں سے میدان جنگ میں مقابلہ مجبور ہونے کی تمنا سے بھی سختی سے منع کیا گیا ہے۔

معاصر نے اس نوٹ میں نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نہایت غلط الزام لگایا ہے۔ بلکہ ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ دانستہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کا بھی مرتکب ہوا ہے۔ گویا حضرت فاروقؓ اللہ تعالیٰ کے ان احکام سے ناواقف تھے۔ اور وہ نعوذ باللہ خواہ مخواہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا کوئی بات ہی نہ سمجھتے تھے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ تھا۔ لیکن وہ قرآن کریم کو بھی ان مولوی صاحب سے زیادہ سمجھتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کو بھی ان سے بہت زیادہ جانتے تھے اور حزم و احتیاط کے اسلامی اصولوں کو نعوذ باللہ معاصر کی طرح تمسخر میں نہیں اڑاتے تھے۔ چنانچہ آپ ہی کے متعلق یہ روایت تو مولانا نصر اللہ خان صاحب عزیز ایڈیٹر تسنیم نے بھی ضرور پڑھی یا سنی ہوگی کہ جب شہر میں طاعون پڑی۔ تو آپ شہر کو ترک کر کے باہر جانے لگے اس پر کسی مولوی نصر اللہ خان عزیز کے پیش رو نے اعتراض کیا اور کہا کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگ کر جانا چاہتے ہیں۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ

"میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر
سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر
کی طرف جا رہا ہوں"

اب اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسوہ حسنہ پر عمل کیا گیا ہے تو اس میں کونسا قصور سرزد ہو گیا ہے۔ لیکن دورے تعصب جو دل کی آنکھوں پر ایسی پٹی باندھ دیتا ہے۔ کہ سب لکھا پڑھا فراموش ہو جاتا ہے ملک نصر اللہ خان صاحب عزیز پہلے بھی اپنی علمیت کا مظاہرہ کئی بار کر چکے ہیں۔ ابھی چند روز کی بات ہے کہ آپ نے جب آپ ماہنامہ ایشیا کو اڈٹ کرتے تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر پر نہایت مغرورانہ انداز میں اعتراض کیا تھا اور کہا تھا کہ ان کے ایک عدیم المثال عربی ادیب کو اس شعر میں فارسی لفظ "کوزہ" کی جمع کیزان دیکھ کر تے آنے لگی تھی اس پر ہم نے عربی لغت منجد وغیرہ کے حوالے پیش کئے کہ لفظ "کوزہ" جس کے معنے ابریق نما برتن کے ہیں عربی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی جمع کیزان بھی آتی ہے۔ بلکہ اس کے مشتقات عام طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ پتہ نہیں آپ نے اپنے عدیم المثال عربی ادیب کے متعلق اب کیا رائے قائم کی ہے اور خود اپنی علمیت کے متعلق اب وہ کیا نظریہ رکھتے ہیں۔ مگر ہمیں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ احمدیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نام سنتے ہی آپے سے اتنے باہر ہو جاتے ہیں کہ آپ کو اپنا سب لکھا پڑھا فراموش ہو جاتا ہے۔ اور جو کچھ اس عالم میں زیر قلم آتا ہے لکھ کر کاتب کے حوالے کر دیتے ہیں۔ جو شائع ہو کر باعث تضحیک بنتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی آپ سے یہی حرکت سرزد ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ آمین

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا ورود امریکہ

اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے آپ کی مساعی جلیلہ

از مکرم سید جواد علی صاحب بی۔اے سکرٹری امریکہ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت یوں تو جب بھی امریکہ میں تشریف لاتے رہے اپنی دوسری مصروفیات سے وقت نکال کر آپ اشاعت و تبلیغ اسلام کے کام میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔ لیکن اس دفعہ کے قیام میں آپ کو بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بھی بڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق ملی۔ آپ ۲ مئی کو عدالت عالمی کے صدر مرکز ہیگ میں واپس تشریف لے گئے۔ آپ کی بعض خدمات کی اجمالی رپورٹ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔

مسجد فضل امریکہ

اس دفعہ بالعموم آپ کا قیام ہر ہفتہ میں تین دن نیویارک میں اور چار دن واشنگٹن میں رہا۔ واشنگٹن میں آپ ہر جمعہ کا خطبہ دیتے رہے۔ جس میں نومسلمین کو اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر بہرہ ور کرتے ہوئے تعلق باللہ کو بڑھانے کے ذرائع پر ایمان پرور نصائح فرماتے رہے۔ مقامی نومسلمین کی ہفتہ وار میٹنگ میں آپ باقاعدگی اور التزام کے ساتھ شریک ہوتے رہے۔ ان ہفتہ وار اجتماعات کا ایک حصہ آپ کے قیام کے دنوں میں اس غرض کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ جس میں حاضرین مختلف قسم کے سوالات صاحب موصوف سے کرتے رہے۔ آپ ان کے جواب میں دینی مسائل پر نہایت مفید تبصرہ فرماتے رہے۔ نومسلمین ایسے مواقع پر بعض دفعہ غیر مسلمین کو بھی لاتے رہے۔ اور بعض میٹنگوں میں بالٹی مور کے احباب بھی شامل ہو کر مستفید ہوتے رہے۔

نیویارک مشن

آپ کے قیام کے دوران میں بفضلہ تعالیٰ جماعت نیویارک کو مشن ہاؤس کے لئے پہلے کی نسبت کہیں بہتر جگہ حاصل ہو گئی احباب کی درخواست پر محترم چوہدری صاحب نے اس نئے مشن کا افتتاح یکم مارچ کو نماز جمعہ کی امامت کے ساتھ فرمایا۔ اور اس موقعہ پر ایک بصیرت افروز خطبہ دیا۔

عید الفطر کے روز بھی آپ کا قیام نیویارک میں ہی تھا۔ اس لئے اس موقعہ پر آپ نے نماز عید کی امامت فرمائی۔ نیویارک مشن نے غیر مسلمین کو بھی کارڈوں کے ذریعہ سے اس تقریب کی دعوت دی تھی۔ اس طرح سے بفضلہ تبلیغ اسلام کا ایک نہایت عمدہ موقعہ پیدا ہو گیا۔

لیکچرز

ان اجتماعات کے علاوہ آپ نے اس عرصہ میں کئی لیکچرز مختلف یونیورسٹیوں۔ کالجوں۔ کلبوں اور ایسوسی ایشنز میں اسلام سے متعلقہ مضامین پر دیئے۔ آپ کا پہلا لیکچر کولمبیا یونیورسٹی کے Bernard College for Women میں "اسلام" کے موضوع پر ہوا۔ اس میں آپ نے تعلیم الاسلام کا ایک بنیادی خاکہ غیر مسلم طلبہ کی واقفیت کے لئے پیش فرمایا۔ قریباً ہر لیکچر کے بعد یہاں کے دستور کے مطابق سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری ہوتا رہا جس میں تقریر کے موضوع سے متعلق مزید معلومات سے آپ مستفید فرماتے رہے۔

کولمبیا یونیورسٹی میں مسلم طلبہ کی ایسوسی ایشن نے آپ کے لیکچرز کے ایک سلسلہ کا انتظام کیا۔ مقصد یہ تھا کہ اس طرح سے صرف بنیادی امور کی بجائے تعلیم اسلام کی گہری اور تفصیلی واقفیت علم دوست طبقہ کو دی جائے۔

اس سلسلہ میں پہلا لیکچر Islam — The Faith یعنی "اسلام بحیثیت مذہب" کے موضوع پر ۲۶ فروری کو ہوا۔ دوسرا لیکچر ۱۲ مارچ کو The moral and Spiritual Values of Islam کے عنوان پر دیا گیا۔ جس میں اسلام کی اخلاقی اور روحانی تعلیم کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا۔ تیسرا لیکچر "The Social and Economic Values of Islam کے موضوع پر ۷ مارچ کو ہوا۔ ان لیکچرز میں یونیورسٹی کے طلبہ اور پروفیسروں کے علاوہ باہر سے بھی ذی علم احباب جمع ہوتے رہے۔ اور تقاریر کے بعد تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔

آپ کا ایک لیکچر امریکہ کی شمال مشرقی ریاست maine کے ایک کالج Bowdoin College میں ۷ مارچ کو ہوا عنوان تھا۔ Universe: Design or Accident? Islamic view یعنی "تخلیق عالم اسلامی نقطۂ نگاہ سے محض حادثہ ہے یا تدبیر الٰہی؟

آپ کی ایک نہایت اہم تقریر American friend of the middle East کے سالانہ اجلاس میں ۲۶ مارچ کو ہوئی اس موقعہ پر ملک کے اطراف و جوانب سے اس آرگنائزیشن کے نمائندگان نیویارک میں اپنی سالانہ کانفرنس کے لئے جمع ہوئے تھے۔ محترم چوہدری صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مشرق وسطی کی الجھنوں کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے مذہب یعنی اسلام کی سپرٹ کو سمجھا جائے اور اس تعلق میں خاص طور پر اس امر کی اہمیت کو سمجھا جائے کہ اسلام کا مقدس صحیفہ نہ صرف مکمل طور پر وحی الٰہی ہونے کا بلکہ آنے والے ہر زمانہ کی تمام قسم کی مشکلات کا حل پیش کرنے کا دعوے کرتا ہے۔ یہ تقریر اس اہم مجمع میں بڑے غور سے سنی گئی۔ بعد میں صاحب صدر نے کہا کہ تقریر سے قبل میں نے مقرر کا تعارف ایک مشہور عالم سیاستدان اور قانون دان کی حیثیت سے کروایا تھا۔ لیکن اب میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ ایک بڑے فلاسفر اور عالم بھی ہیں؛

۲۱ اپریل کو آپ کی ایک تقریر وائی۔ایم۔سی۔اے واشنگٹن کی Breackfast Club کے سامنے ہوئی۔ یہ ایسٹر کا اتوار بھی تھا۔ اس لئے موقعہ کی مناسبت سے آپ نے "حضرت مسیح کا مقام مسلمانوں کی نظر میں" کے موضوع پر روشنی ڈالی اور اس سلسلہ میں واقعہ صلیب اور سفر کشمیر کے واقعات کو بھی بیان فرمایا۔

۲۲ اپریل کا آپ کا ایک خاص لیکچر اسلامک سنٹر واشنگٹن میں ہوا۔ اس موقعہ پر مسجد واشنگٹن کا لیکچر ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ آپ نے Islam and modern Life یعنی اسلام اور موجودہ زمانہ کی زندگی کے موضوع پر ایک گھنٹے سے زائد عرصہ تک شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی۔

تبادلۂ خیالات

ان لیکچرز کے علاوہ آپ ہر ہفتہ میں دو بار کولمبیا یونیورسٹی کے دو (Seminars) میں بھی شریک ہوتے رہے۔ ان میں سے ایک تو "امن عالم" کے موضوع پر تھا۔ اور دوسرا مشرق وسطی کے معاملات پر۔ ان میں کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر اور بعض دوسرے سکالرز بھی شریک ہوتے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب ان مضامین پر اسلامی اور پاکستانی نقطۂ نگاہ کو بیان فرماتے رہے۔

مورخہ ۴ اپریل کو آپ کو Church Peace Union کے ایک پنچ پر دعوت دی گئی۔ جس میں اس امر پر تبادلۂ خیالات ہوا کہ اسلامی نقطۂ نگاہ

سے امن کی مضبوطی کے لئے کیا سعی کی جاسکتی ہیں

امریکہ مشن کی نئی کتاب کا پیش لفظ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ امریکہ مشن کی طرف سے حال ہی میں ایک نئی کتاب — An Interpretation of Islam جو ایک الحاوی کی تصنیف ہے شائع کی گئی ہے اس کا پیش لفظ محترم چوہدری صاحب موصوف نے لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کتاب نہایت مقبول ہو رہی ہے۔ اور اس وقت تک اکثر مسلم سفارت خانوں مثلاً پاکستان۔ سعودی عرب۔ شام۔ عراق۔ ایران۔ مراکو ٹیونس۔ لیبیا اور سوڈان نے اس کے نسخے خرید ے ہیں۔ اب اس کا اشتہار ملک بھر کی تمام یونیورسٹیوں۔ کالجوں اور متوسط اور بڑی لائبریریوں میں بھجوایا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ انشاءاللہ یہ کتاب اشاعت اسلام کا ایک مفید ذریعہ ثابت ہوگی۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ جہاں محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے لئے دعا فرمائیں۔ وہاں امریکہ مشن کے لئے بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہاں پر اسلام کی غیر معمولی ترقی کی راہ کھول دے۔ آمین۔

ڈچ نیو گنی میں

عیسائی مشنریوں کی ایک جدید تبلیغی مہم

از مکرم سید فضل الرحمن صاحب فیضی آف منصوری

(۲)

جولائی ۱۹۵۶ء میں ایک شب پہاڑی لوگوں نے میدان میں اتر کر دریا کے کنارے والے کھیتوں پر حملہ کر دیا تاکہ وہاں سے گنے چرا لے جائیں۔ اگلے دن جبکہ پہاڑی لوگ مشن کیمپ میں سیر کرتے پھر رہے تھے تو میدان والوں نے اچانک ان کو گھیرے میں لے لیا۔ اور لڑائی شروع کر دی۔ پھر تو مشن کیمپ کی حدود میں ہی تیروں اور نیزوں سے خوب ایک دوسرے پر حملے ہوئے۔ اور دو پہاڑی جوان مارے بھی گئے۔ مشنری اول مرتبہ اس وحشت ناک نظارہ کو دیکھ کر سخت رنجیدہ ہوئے۔ لیکن فان اسٹون نے جلدی اپنی بندوق کو سنبھالا اور ہوا میں چند فائر کر دئے۔ اس سے حملہ آور ڈر کر بھاگ گئے۔ پھر بھی پہاڑی کی طرف سے تین سو جنگجو وحشی اور آ رہے تھے فان اسٹون تنہا بندوق لئے ان کی طرف بڑھا۔ جب ان کا لیڈر برچھی ہاتھ میں سنبھالے فان اسٹون کی طرف آیا۔ تو مشنری نے نہایت اطمینان سے اس سے کہا "دیکھو تمہارے ہاتھ میں تمہاری برچھی ہے اور میرے ہاتھ میں میری" اور یہ کہتے ہی ایک قریب کے درخت پر فائر کر دیا۔ جس سے اس کی شاخیں اور ٹہنیاں یکدم اڑ گئیں۔ جنگجو لیڈر نے یہ دیکھ کر گردن جھکا دی اور اپنے ساتھیوں سمیت واپس ہو گیا۔ جب رات پڑی تو مشنری ادویات لے پہاڑی پر گئے۔ اور ان لوگوں میں سے جو دن کی لڑائی میں زخمی ہوئے تھے ان کی مرہم پٹی کی اور جو مارے گئے تھے۔ ان کے لواحقین سے اظہار افسوس و ہمدردی کیا۔

اس کے بعد چند ہفتوں میں پھر دونوں قبیلوں میں یکے بعد دیگرے خونریز لڑائیاں ہوئیں۔ جن کے نتیجہ میں آئے دن وحشی ڈینی متعدد لاشوں اور زخمیوں کو مشنری کیمپ میں چھوڑ جاتے۔ نومبر ۱۹۵۶ء تک یہی حالت رہی تو مشنری سیکلن اور اس کے ساتھیوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایسے خطرناک حالات میں ان کو موجودہ جگہ سے اپنا کیمپ ہٹا لینا چاہیئے۔ چنانچہ وہاں سے چار میل دور جنوب کی طرف ایک جگہ "ہیٹی گیما" "HITIGIMA" میں انہوں نے اپنا جدید کیمپ قائم کر دیا۔ اس کے قریب ڈینی وحشیوں کی کثیر آبادی ہے۔

اس نئی جگہ آکر ایک سے زیادہ مرتبہ مشنریوں کو یہ تجربہ ہوا کہ ڈینی وحشیوں کی دوستی کتنی جلد دشمنی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ۱۹۵۷ء کی بات ہے کہ ان کو اسی قسم کے ایک نہایت تلخ اور خطرناک حادثہ سے دوچار ہونا پڑا بات یوں ہوئی کہ تین ڈینی لڑکیاں جنہوں نے مشنریوں کی کچھ امداد کی تھی۔ وہ دریا پار کرتی ہوئی ڈوب گئیں۔ فان اسٹون مشنری جب ان کے والدین اور اعزا کے پاس اظہار ہمدردی کرنے گیا تو دیکھا کہ متوفیہ لڑکیوں کے لواحقین کو بعض مفسدین نے مشن کے خلاف برانگیختہ کیا ہوا ہے۔ اگلے دن تجہیز و تکفین کے وقت گو تمام ڈینی ایک جگہ بیٹھے برہنہ سروں کو ہلا ہلا کر آہ و بکا کر رہے تھے۔ مگر ان کے چہرے صاف طور پر اینٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے ہاتھ برچھیوں پر کانپ رہے تھے بیٹھے بیٹھے فوت شدہ لڑکیوں میں سے ایک کی ماں کو کیا سوجھی کہ ڈرامائی انداز میں اس نے اپنی دو انگلیاں پتھر کی کلہاڑی سے کاٹ کر فان اسٹون کے منہ پر پھینک دیں۔ بس پھر کیا تھا ڈینی وحشیوں کے دلوں میں یکلخت آتش انتقام بھڑک اٹھی۔ اور وہ حرکت میں آنے لگے۔ مشنری نے جب یہ دیکھا تو وہ فوراً چلاتے ہوئے خیمہ سے نکل کر نواب اوکم ہیاک کی تلاش میں دوڑا۔ اور جب اسکو پا لیا تو سارا ماجرا سنا دیا

نواب صاحب نے کہا "میری قوم کہتی ہے کہ تم نے اس پر آفت نازل کی ہے لہذا وہ تمہاری موت کی خواہاں ہے لیکن میں تمہیں بچانے کی کوشش کروں گا۔" اس کے بعد اس نے اپنی قوم سے خطاب کیا کہ "دیکھو! یہ فان اسٹون میرا دوست ہے۔ مشنریوں کے آنے سے قبل تم لوگ غریب تھے۔ تمہارے پاس نہ کوڑیاں تھیں نہ کلہاڑیاں اور نہ کپڑے۔ اب تمہارے پاس یہ سب کچھ ہے ...... " لیکن وحشی لوگوں نے غصہ میں اپنے نواب کی بات سننے سے ہی انکار کر دیا اور کہدیا ہمیں صلح جوئی پسند نہیں۔ تب نواب اوکم ہیاک نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا "بات سنو! وہ بڑا پرندہ (یعنی طیارہ) گورے لوگوں کو بچانے آتا ہے"۔ اور یقیناً اس وقت مشن کا ہوائی جہاز ان کی طرف امدادی مقصد کے لئے اڑان کر رہا تھا۔ وحشی ڈینی اس کو دیکھتے ہی ایسے خوف زدہ ہوئے۔ کہ زمین بوس ہو گئے اس وقت نواب صاحب نے جلدی سے مشنری کو خطرہ کی جگہ سے باہر کر دیا۔ دوسرے دن ان لوگوں کی دشمنی اتنی جلدی ہی ختم ہو گئی جتنی جلدی کہ پہلے دن پیدا ہوئی تھی۔

ایسے خطرناک ابتلاؤں کے باوجود ان مشنریوں نے بتدریج اپنے ارادوں اور حوصلوں کو زیادہ سے زیادہ بلند کیا اور استقلال سے وحشیوں کی مخالفتوں کو اعلیٰ کردار و ہمدردانہ خدمات سے ہی رفع کرتے رہے

مشنریوں کے سامنے سب سے زیادہ دشواری ڈینی زبان کی تھی۔ اس جیسی دشواری پہلے انہوں نے کہیں نہیں دیکھی تھی۔ اس دشواری کو رفع کرنے کے لئے انہوں نے امریکہ سے ماہر لسانیات پادری "مائرن بروملے" MYRON BROMLEY کو بلایا۔ پادری بروملے پہلے ایک کاپی اور پنسل لئے ڈینیوں میں گھومتا رہتا تھا۔ اور ان کے الفاظ الگ الگ لکھتا جاتا تھا۔ اس کے پاس ایک ٹیپ ریکارڈ مشین TAPE RECORDER بھی تھی۔ وہ وحشیوں کے درمیان بیٹھا ہوا گھنٹوں مختلف اشیاء کی طرف سے اشارہ کر کے ان کے علیحدہ علیحدہ نام یا الفاظ پوچھتا اور پھر بار بار دھرا تا۔ شروع میں ڈینی لوگ بہت حیران تھے کہ یہ کیا قصہ ہے؟ بھلا ان کی زبان بھی کوئی ایسی زبان ہے کہ جسے کوئی نہ سمجھے؟ اور پھر لینا منہ پادری بروملے کے منہ کے ساتھ لگا کر اونچی اور صاف آواز میں

اعلان

داخلہ جامعہ نصرت

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے۔ فارم داخلہ دفتر کالج ہذا سے مل سکتے ہیں۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر

پرنسپل کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ درخواست کے ہمراہ ارسال کئے جائیں۔ انٹرویو ۱۷-۱۶ جون کو ہوگا۔ امیدوار کا حاضر ہونا لازمی ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ایسے الفاظ ادا کرتے کہ جیسے ایک کند ذہن بچہ کو بول سکھا رہے ہیں۔ لیکن ماہر لسانیات اپنی کوشش میں لگا رہا۔

نہایت صبر آزما اور ان تھک کوششوں کے ساتھ اس ماہر لسانیات نے بالآخر ناقابل فہم الفاظ کی تہ تک پہنچ کر بہت جلد ڈینی زبان کا ایک اچھا خاصہ ذخیرہ الفاظ کر لیا اور پھر ان کو موزوں اسباق میں دوسرے مشنریوں کے لئے مرتب کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے سے عرصہ میں ہی سب مشنری کافی سہولت سے ڈینی زبان میں گفتگو کرنے لگ گئے۔

اس دوران میں مشنری لوگ وادی شنگر یلا میں دور دور تک بھی گشت لگایا کرتے تاکہ اس قوم کے دوسرے قبیلوں سے بھی تعارف اور دوستی ہو جائے۔ چنانچہ دوسرے ڈینیس قبیلوں کو انہوں نے بالعموم غدار ہی پایا۔ لیکن ایک جگہ "معاملہ دیگر است" کا بھی تجربہ ہو گیا وہ اس طرح ہے کہ ایک دن ماہر لسانیات پادری برودلے اور سیاہ فام پادری البیا ایک نئے قبیلے میں جا پہنچے۔ ان قبیلہ والوں نے دونوں کو پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور ان کی گردنوں پر نیزے تان دیئے۔ سیاہ فام پادری نے تو اس ماندگی میں اجل کو آتے دیکھا اور آسمان کی طرف آنکھیں اٹھا کر "ایلی ایلی" پڑھنے لگا۔ مگر پادری برودلے کے حواس قائم رہے۔ اور اس نے موقعہ شناسی سے کام لیتے ہوئے چند کوڑیاں ان وحشیوں کی خدمت میں پیش کر دیں جس سے دونوں کی جان بچ گئی۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک اور موقعہ پر مشنری خان اسٹون بھی مع اپنے دو ساتھیوں کے موت کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے تھے لیکن بچ گئے۔ ایک دن ماہیم دریا کے رستے ایک چھوٹی سی کشتی پر سوار ہو کر وہ بعض قبیلوں کے حالات دریافت کرنے چل پڑے۔ جب ایک کنارہ پر اترے تو وحشیوں نے ان پر تیر زنی اور نیزوں کی بوچھاڑ سے حملہ کر دیا۔ مشنریوں نے بہت دوستی اور صلح جوئی کے پیغامات دیئے مگر سب بے نتیجہ ثابت ہوئے۔ یہ دیکھ کر وہ فوراً اپنی کشتی میں واپس آئے اور جلد ہی خطرہ کی زد سے باہر ہو گئے۔ خان اسٹون نے اس وقت محسوس کیا کہ اس کی ٹانگ میں کوئی خاردار جھاڑی لگ گئی ہے۔ اس نے اس کو توڑا تو دیکھا کہ ایک تیر نے اس کی ٹانگ کو چھید دیا ہے۔

اسی قسم کے خوفناک واقعات نے بالآخر خان اسٹون کے اعصاب پر سخت مضر اثر ڈالا۔ ایسا اثر ڈالا کہ دوسری جنگ عظیم میں جب جنوبی بحرالکاہل کی لڑائی ہوئی تھی تو اس میں کئی ماہ کی جانفشانی نے بھی کسی بحری سپاہی پر اثر نہ ڈالا ہو گا۔ خان اسٹون کی حالت اعصابی خستگی کے قریب پہنچ گئی۔ خوف کمزوری سے چونکہ کر اس نے یہ سمجھ لیا کہ اب یا تو اس پر قابو پانا ہو گا یا پھر اس کی مشنری کی زندگی ختم ہو جائے گی جب دوبارہ وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوا تو پہلے اسی خطرناک دریائی کنارہ کی طرف گیا جہاں کہ اس پر حملہ ہوا تھا اور ایک ٹانگ زخمی ہو گئی تھی جب وہ کنارہ کے قریب پہنچا تو خوف پھر اس کے دل پر مستولی ہونے لگا تب اس نے دل میں کہا "قوی اور حوصلہ مند ہو جا" اس کے بعد اس کا خوف جاتا رہا اور وہ پہلے حملہ آور وحشی اس مرتبہ اس کے ساتھ مروت سے پیش آئے اور یقین دلایا کہ وہ آئندہ ہر مشنری کو جو ان کے پاس آئے گا خوش آمدید ہی کہیں گے۔ ازاں بعد پھر کبھی اس پر خوف طاری نہیں ہوا۔ حالانکہ کئی مرتبہ پہلے سے بھی زیادہ خطرناک حالات میں سے اس کو گزرنا پڑا۔

ایسے روح فرسا حالات میں جب کئی ماہ گزر گئے تو پھر نئے مشنری بھی آنے لگے۔ مشنریوں کی بیویاں بھی خاوندوں کے پاس پہنچنے لگیں۔ اور بعض جگہ تو ان کے خاندان آکر وہیں بس گئے۔ سفید فام عورتوں کا وہاں آنا بہت اہم اور مفید ثابت ہوا۔ کیونکہ ڈینیس قوم کی عورتیں جو اس سے پہلے مرد مشنریوں سے کنارہ کش رہتی تھیں وہ اب زیادہ سے زیادہ مشن کیمپ میں آنے جانے لگیں۔ مشنری خواتین کو موقعہ مل گیا کہ وہ وحشی عورتوں کو ان کے دیرینہ توہمات سے آزادی دلائیں۔ ان کو بچوں کی پرورش و نگہداشت کے سبق دیں۔ صفائی اور گھریلو شعور سکھائیں۔

سب سے پہلی سفید فام خاتون جو دسمبر ۱۹۵۴ء میں وادی شنگر یلا میں پہنچی تھی تو وہ "ڈارلین روز" ایک مشنری کی بیوی ہے اس کی آمد پر وہاں ایک حیرت انگیز کھلبلی سی مچی تھی سینکڑوں جوان ڈینیس عورتوں نے اپنے انگلی کٹے ہاتھوں کو ڈارلین روز کے خوشنما بالوں پر پھیرا۔ اس کی سفید جلد کو نوچا کہ شاید سفیدی کے نیچے سیاہی نمودار ہو جائے۔ بعد میں اور مشنریوں کے اہل و عیال بھی وہاں پہنچ گئے۔ ان کی غمخواری سے ڈینیس لوگوں کی تلون مزاجی اور کینہ توزی میں ایک حد تک کمی واقع ہو گئی اور اب زیادہ وقت ان سے دوستانہ تعلقات بڑھانے اور ان کے علاقہ میں جابجا اسکول اور ہسپتال کھولنے میں صرف کیا جا سکتا ہے مگر ابھی ہر مشنری جانتا ہے کہ وحشی باشندوں کی دوستی کو تاحال قابل اعتبار نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ ان کی توہم پرستی اور تلون مزاجی پر مکمل فتح پانے کے لئے ابھی کافی عرصہ درکار ہے۔

مشن لیڈر میکلسن کا مدعا صرف یہی نہیں ہے کہ وہ علاقہ شنگر یلا میں ایک عیسائی سوسائٹی کو مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیں بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک نہایت بااثر اور طاقتور دلچسپی نیا دت کو وہاں جلد معرض وجود میں لے آئیں جس کے بعد ڈینیس کو پھر گورے لوگوں کی راہبری کی ضرورت نہیں رہے گی۔ روا ئل میں مشنریوں سے جو غلطیاں سرزد ہوئیں ان سے اب بچا جاتا ہے۔ میکلسن یہ بھی نہیں چاہتے کہ وہ ڈینیس کی قومی صنعت کا گلا گھونٹ دیں۔ ان کے تمدن کو مغربی تمدن سے بدل دیں۔ یا ان کے برہنہ جسموں کو لمبی لمبی پوشاکوں سے ڈھانپ دیں۔ وہ صرف عیسائی تہذیب ان میں پھیلانا چاہتے ہیں۔

ابتداء میں عیسائیت کا پیغام ان وحشیوں تک پہنچانا حوصلہ شکن بات نظر آتی تھی کیونکہ ڈینی زبان میں کوئی لفظ یا محاورہ محبت، گناہ اور نجات جیسے الفاظ کے ہم معنی نہیں ہے اس لئے شروع میں جب بھی ان کو سمجھانے کی کوشش کی جاتی تو وحشی ڈینیس بڑے غور سے مشنری کو دیکھتے اور خیال کرتے کہ شاید وہ کسی اجنبی زبان میں ان کو اناج کے نرخ بتا رہا ہے۔ اب تک ان لوگوں کو عیسائیت قبول کرنے میں جو دیر ہو رہی ہے تو میکلسن کو اس کی ذرہ پرواہ نہیں مشن والوں کے نزدیک یہی فی الحال کافی ہے کہ وحشیوں پر یہ اثر پڑے کہ سفید لوگ ان کے دوست ہیں جو ان کا جسمانی علاج کرتے ہیں۔ ان کو امن کے طریقے سکھاتے ہیں اور بہتر طور پر زندگی گزارنے کا علم دیتے ہیں۔ میکلسن کا قول ہے کہ "ہمارا کام یہ ہے کہ ڈینیس وحشیوں میں رہیں۔ ان کی زندگیوں میں حصہ لیں اور ان کی محبت حاصل کریں۔ اگر عیسائیت اپنا اثر محبت شفقت اور ہمدردی کے ذریعہ سے قائم نہیں کر سکتی تو پھر وہ کچھ بھی نہیں ہے جو ہم نے اس کو سمجھ رکھا ہے۔"

آجکل یورپین مشنری الائنس کے بیس مشنری مع اپنے اہل و عیال کے تین مراکز سے علاقہ شنگر یلا میں کام کر رہے ہیں۔ ہر ایک مرکز کا چھوٹا سا ہوائی اڈہ ہے جو سینکڑوں مادی وحشیوں کی مدد سے تیار ہوا ہے۔ چند ہفتے گزرے کہ ڈچ نوآبادیاتی حکومت نے یہ اعلان کیا ہے کہ "وادی شنگر یلا میں اب حالات کافی حد تک تسلی بخش ہو گئے ہیں۔ گورنمنٹ بھی اپنی ایک چوکی وہاں قائم کر رہی ہے اور ایک بڑا ہوائی اڈہ اس نے تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ نے مشنری اسکولوں اور ہسپتالوں کو بھی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ ڈچ گورنمنٹ کے حکام آج امریکن مشنریوں کی خدمات کے علی الاعلان معترف اور ثناخواں ہیں۔

بلاشبہ پادری میکلسن اور ان کے ساتھیوں کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ اور ان کے لئے ہماری دلی آرزو اور مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ وہ اپنے کام کو صرف دنیوی تہذیب و تمدن تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ وحشی ڈینیس کو وہ مکمل ضابطہ حیات دینے کی بھی کوشش کریں جس کی پیشگوئی حضرت مسیح علیہ السلام نے یوحنا باب ۱۶۔ آیت ۱۳ میں کی تھی کہ:-

"جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا
تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا"

وہ تمام سچائی یقیناً "سلامتی کے شہزادہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کو دین اسلام یعنی قرآن مجید کی صورت میں عطا ہو چکی ہوئی ہے اور اس کا تمام فہم مکمل انگریزی ترجمہ مع ایک بے نظیر دیباچہ کے اب جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع بھی ہو چکا ہے۔ لہذا تمام شریف النفس پادری صاحبان کو چاہیئے کہ پہلے خود تمام سچائی سے مستفید ہوں اور پھر دنیا میں کل بنی نوع انسان تک پہنچانے کی سعی کریں۔ تاکہ نہ صرف کوئی ڈچ گورنمنٹ زمین پر بلکہ زمین و آسمان کی دائمی گورنمنٹ عرش پر بھی ان کی خدمات کی ثناخواں ہو۔

درخواست دعا

میرے چچا چوہدری سلطان احمد صاحب کی لڑکی فرحت عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ کمزور بہت ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت دے اور ہر جہان میں حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (انور شاہدہ۔ گوکھووال)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری طور پر متوجہ ہوں

اخبارات کے ذریعہ آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ امسال انفلوئنزا کا مرض تمام ایشیائی ممالک میں وبائی صورت میں پھیل رہا ہے اور بڑی تیز رفتاری سے ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچ رہا ہے۔ چنانچہ اب یہ وبا ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان پہنچ کر تباہی پھیلا رہی ہے بلکہ لاہور میں بھی بعض کیسیز ہوئے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کا کام ایسے مصیبت کے مواقع پر دوسروں کی مدد کرنا ہے۔ خدا نہ کرے کہ یہ موذی مرض پاکستان میں پھیلے۔ لیکن ہمیں ابھی سے ہوشیار اور چوکس رہنا ضروری ہے۔ اور اس سلسلہ میں جہاں تک انسانی کوشش کا دخل ہے۔ ہمیں اس کے انسداد کے لئے ابھی سے پوری پوری تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے مقام پر انفلوئنزا کی روک تھام کے لئے ایک کمیٹی فوری طور پر بنائیں جس میں ڈاکٹر بھی شامل ہوں۔ تا اگر خدا نخواستہ یہ مرض آپ کے علاقہ میں نمودار ہو تو اس کو روکنے کی کوشش کی جا سکے۔ اس کمیٹی میں فوری طور پر ایسی تجاویز پر غور کر کے ان پر عمل کرنے کے ذرائع مہیا کئے جائیں تا مرض کے نمودار ہوتے ہی انہیں بروئے کار لایا جا سکے اور جو لوگ بھی اس مرض سے بیمار ہوں ان کی بلا لحاظ مذہب و ملت ہر ممکن مدد کی جائے اپنا نقصان کر کے بھی ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

اسی طرح اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے جن تجاویز پر عمل کرنے کا اعلان ہو یا اس کام کے لئے جو افسر مقرر کیا جائے اس سے پورا پورا تعاون کیا جائے۔

پس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ آپ سے توقع رکھتی ہے کہ آپ اس سلسلہ میں فوری قدم اٹھا کر اس کی تفصیلات سے مرکز کو بھی مطلع کریں گے۔

یہ یاد رکھئے۔ اصل خدمت خلق یہی ہے کہ مصیبت کے وقت انسان اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"اس (خدام الاحمدیہ) کے ہر رکن کا فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ اپنے فوائد کو وہ بالکل بھلا دے اور دوسروں کو نفع پہنچانا اپنا منتہی قرار دیدے۔"

مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

اعانت الفضل

(۱) سید ولی اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی طاہرہ نے امسال میٹرک کا امتحان پرائیویٹ دیا ہے اور سیکنڈ ڈویژن میں اچھے نمبر حاصل کر کے پاس ہوئی ہیں۔ اس خوشی میں محترم شاہ صاحب کی بیگم صاحبہ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروانے کے لئے دیئے ہیں۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء

(۲) محترمہ اے آر نگہت صاحبہ بنت محترم ماسٹر خیر دین صاحب مرحوم نے مبلغ پانچ روپے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ارسال کئے ہیں۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔ احباب ان کے والد مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

---

(۸) رشید احمد خاں و شفیق احمد خاں میرین انجینئر کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان گئے ہوئے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ امتحانات میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

اقبال محمد خاں مکان نمبر ۲۵ اسلام آباد۔ گوجرانوالہ

(۹) میری بچی عزیزہ صادقہ بیگم نے امسال پشاور یونیورسٹی۔ ایف۔ ایس سی میڈیکل کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(مولا بخش معرفت کار ویڈیو پشاور چھاؤنی)

(۱۰) میرے بچے کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا کرے۔ آمین

حلیمہ بیگم دار الصدر غربی ربوہ

پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان ہوائی ڈاک کی شرح

اکثر دیکھا گیا ہے کہ احباب کرام جو خطوط انڈونیشیا ہوائی ڈاک کے ذریعہ ارسال فرماتے ہیں ان پر ٹکٹ کم ہوتا ہے۔ بعض اوقات بعض مرکزی دفاتر سے بھی خطوط پر ٹکٹ کم لگا ہوتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے خطوط نہایت لمبے عرصہ کے بعد ملتے ہیں۔ جو خطوط بالعموم ایک ہفتہ میں مل سکتے ہیں وہ بوجہ کم ٹکٹ کے ایک ماہ کے عرصہ میں ملتے ہیں اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ دیر کے بعد۔

انڈونیشیا میں جو خطوط کم ٹکٹ والے پہنچتے ہیں ایسے خطوط ڈاکیہ فوراً پہنچتے ہی تقسیم نہیں کرتے بلکہ ٹھہرا لیتے ہیں اور پھر کچھ وقت کے بعد مکتوب الیہ کو ایک رقعہ کے ذریعہ ڈاکخانہ سے اطلاع ملتی ہے کہ آپ کے نام ایک بے رنگ خط آیا ہوا ہے جو کہ آپ ڈاکخانہ میں آ کر وصول کر سکتے ہیں اور جس کے لئے اس قدر رقم ادا کرنی ہوگی۔

حکومت پاکستان نے جب تک اپنے سکہ کی قیمت کو گرایا نہیں تھا اس وقت تک بے شک چھ آنے ایئر لیٹر اور دس آنے لفافہ کی شرح تھی۔ لیکن جب سے پاکستانی روپے کی شرح میں تبدیلی ہو گئی ہوئی ہے اب پاکستان سے انڈونیشیا کے لئے ایئر لیٹر بھیجنے آٹھ آنے اور لفافہ کے لئے ۱۲ بارہ آنے کے ٹکٹ لگانے ضروری ہیں۔ سید شاہ محمد رئیس التبلیغ انڈونیشیا

درخواستہائے دعا

(۱) محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد احمد صاحب آف نیلہ گنبد (ایم موسیٰ اینڈ سنز) کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے نیز ان کے صاحبزادہ منور احمد صاحب زاہد نے لنڈن میں بی۔ ایس سی اکنامکس کا امتحان ماہ مئی میں دیا ہے۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

مختار احمد ہاشمی چیف انسپکٹر بیت المال

(۲) میری لڑکی نعیمہ بیگم ایک ماہ سے بخار سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اپنے فضل اور رحم کے ساتھ صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ قریشی نجیب الدین۔ کراچی

(۳) میرے بھائی شیخ عبد الوہاب صاحب سیکرٹری مال مرکزیہ کراچی کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں سے اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد آرام دے اور خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین امۃ الوہاب بیگم۔ ملتان چھاؤنی

(۴) مولوی محمد سلیم صاحب مربی جماعت احمدیہ کلکتہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب خدا کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ صحابہ کرام و درویشان دعا فرمائیں کہ مولا کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین سعیدہ خالد از چونڈہ

(۵) میں تین ۳ ماہ سے پھیپھڑوں کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا احمد شریف بیگ

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی پتوکی

(۶) میں ایک ماہ سے بوجہ بخار و کھانسی بیمار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد صحت کاملہ عطا کرے نیز میرے والد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ بشریٰ بیگم نزہت

بنت برکت اللہ خاں چک ۲ T-D-A

(۷) میں بعارضہ بخار اور کھانسی کئی روز سے بیمار ہوں احباب دعائے صحت فرمائیں

عبد المومن دار الرحمت شرقی۔ ربوہ

"مصری سفارتی دفاتر تخریبی سرگرمیوں کے اڈے بن گئے ہیں"

بیت المقدس کے ممتاز روزنامہ الجہاد کا مصر پر الزام

بیت المقدس ۱۵ جون با اثر روزنامہ "الجہاد" نے الزام لگایا ہے کہ مصری ناشیوں کے دفاتر نہ صرف اردن بلکہ دوسرے عرب ملکوں میں لاقانونیت پھیلانے کے اڈے بن گئے ہیں

اردن میں مصری سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہوئے "الجہاد" نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ مصر نے تونس۔ سوڈان۔ عراق۔ لبنان۔ لیبیا۔ سعودی عرب اور اردن میں اپنے سفارتی دفاتر کو تخریبی مرکزوں کی حیثیت دے دی ہے۔

"الجہاد" نے سوال کیا ہے۔ کیا ان عرب ملکوں نے جو کچھ کاروائیاں کی ہیں۔ وہ بلا وجہ ہیں۔ کیا ہم ان سب عربوں پر یقین کریں۔ یا صرف چند مصری لیڈروں پر۔

اخبار نے مزید لکھا ہے۔ کہ اردن کا قصور صرف اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے بحرانی دور میں شاہ حسین کی قیادت میں مصر کا ساتھ دیا اور مصر نے اردن کو اس کا انعام سازشوں اور غلط بیانیوں سے دیا ہے۔

کوئٹہ ڈویژن میں پانی کی تلاش

کوئٹہ ۱۵ جون۔ کوئٹہ قلات ریجن کے محکمہ آبپاشی کے ڈپٹی چیف انجینئر مسٹر ناز حسین نے انکشاف کیا ہے۔ کہ محکمے کے حکام موجودہ ہفتے میں کوئٹہ ڈویژن کے بعض مقامات پر پانی کی تلاش کے سلسلے میں، آزمائشی کھدائی کا کام شروع کر دیں گے۔

مسٹر ناز حسین نے حال ہی میں پاکستان کے محکمہ طبقات الارض کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ای آر۔ گی کے ہمراہ کوئٹہ ڈویژن کے چار اضلاع کے جائزے کے بعد ان مقامات کی نشاندہی کی جہاں سے پانی نکلنے کا امکان ہے۔

یہ کھدائی کا کام اس پنجسالہ منصوبے میں شامل ہے۔ جس کے ذریعے کوئٹہ ڈویژن میں آبپاشی اور پینے کے پانی کی تلاش کی جائے گی۔

عالمی محنت کانفرنس میں پاکستانی وزیر کی تقریر

جینوا ۱۵ جون۔ عالمی ادارہ محنت کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر محنت و تعمیرات عامہ مسٹر عبد الخالق نے آج کہا کہ جدید فنی ذرائع کا استعمال بتدریج کے ساتھ رائج کرنا چاہیئے انہوں نے بتایا کہ ترقی پذیر ممالک کو اس وقت جدید ذرائع کے استعمال کے لئے ماہر اور تربیت یافتہ افراد کی قلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

پاکستانی آجروں کے مندوب مسٹر اسمٰعیل نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔

کل کے اجلاس میں ادارے کی مجلس منتظمہ کا انتخاب ہوا اور مزدوروں کے نمائندے کی حیثیت سے پاکستان کے مسٹر فیض احمدؐ کو بھی مجلس کا رکن منتخب کیا گیا۔

آسٹریلیا کا دوسرا صنعتی میلہ

کراچی ۱۵ جون یہاں کے آسٹریلوی سفارت خانے نے اعلان کیا ہے۔ کہ آسٹریلیا کا دوسرا صنعتی میلہ ۲۷ فروری سے ۲۲ مارچ تک میلبرن میں منعقد ہو گا۔ میلے کا اہتمام وکٹورین چیمبر آف مینو فیکچررز ۳۱۲ فلنڈرز سٹریٹ میلبرن نے کیا ہے۔

میلہ میں آسٹریلیا کی تازہ ترین مصنوعات نمائش کے لئے پیش کی جائیں گی۔

سچر آندھرا کے گورنر بنا دیئے گئے

نئی دہلی ۱۵ جون۔ لالہ بھیم سین سچر کو مسٹر چندو لعل ترویدی کی جگہ آندھرا پردیش کا گورنر بنا دیا گیا ہے۔ لالہ سچر اب تک اڑیسہ کے گورنر تھے۔ اڑیسہ کے نئے گورنر سنتھنکر ہوں گے۔ جو اب تک بھارت کے کیبنٹ سیکرٹری تھے۔

پیرو میں زلزلے کے شدید جھٹکے

لیما (پیرو) ۱۵ جون یہاں اور پیرو کے دوسرے شہروں میں کافی طویل عرصہ تک زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس ہوتے رہے فوری طور پر جانی و مالی نقصان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ تفصیلات کا انتظار ہے

امریکہ میں پاکستانی اساتذہ کیلئے وظائف

لاہور ۱۵ جون پاکستان میں امریکی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے ۵۹۔۵۸ء کے تعلیمی سال میں پاکستانی باشندوں کو تحقیقاتی اور تدریسی وظائف دینے کا اعلان کیا ہے یہ وظائف ان کے علاوہ ہیں۔ جن کا اعلان طلباء اور اساتذہ کے لئے پہلے کیا جا چکا ہے۔ نئے اعلان کے تحت ان پاکستانیوں کو جن کے پاس پی۔ ایچ۔ ڈی یا ایم اے کی ڈگری موجود ہو۔ اور جنہیں تحقیقی کام یا تدریس کا کافی تجربہ حاصل ہے۔ وظیفے دیئے جائیں گے۔ بشرطیکہ ان کی عمر ۴۵ سال سے کم ہو۔ فوجی ملازمین اور ان لوگوں کو یہ وظیفے نہیں دیئے جائیں گے۔ جو پہلے ہی امریکہ میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔

یہ وظیفے ڈگری حاصل کرنے کے لئے نہیں

مشرقی پاکستان کی زرعی ترقی کا پندرہ سالہ منصوبہ

پیداوار میں آٹھ کروڑ ۷۹ لاکھ من کا اضافہ ہو جائے گا

ڈھاکہ ۱۵ جون۔ مشرقی پاکستان کے محکمہ زراعت نے صوبے میں غلے کی پیداوار بڑھانے اور اسے خوراک کے معاملے میں خود کفیل بنانے کے لئے ایک طویل المیعاد منصوبہ تیار کیا ہے۔

مشرقی پاکستان کے وزیر زراعت مسٹر خیرات حسین نے انکشاف کیا ہے۔ کہ پیداوار میں اضافہ کا یہ منصوبہ پندرہ سال کے اندر سات ادوار میں مکمل ہو گا۔ اور اس کی تکمیل کے بعد صوبے میں دھان کی پیداوار میں آٹھ کروڑ ۷۹ لاکھ من کا اضافہ ہو جائے گا۔

اُمید ہے کہ یہ سکیم عنقریب صوبائی کابینہ کے اجلاس میں پیش کر دی جائیگی اس سکیم کے تحت ۱۷۰۶۱ مربع میل زمین پر جو ابھی تک بیکار پڑی ہے کاشت شروع کی جائیگی۔ اس کے علاوہ نواکھالی باریسال اور کھلا کی کئی سو مربع میل بیکار اراضی قابل کاشت بنائی جائیگی

نیٹو کے سپریم کمانڈر کا دعویٰ

واشنگٹن ۱۵ جون نیٹو کے سپریم کمانڈر جنرل نارسٹڈ نے کہا ہے۔ کہ تنظیم معاہدہ شمالی اوقیانوس (نیٹو) کی فوجیں روس میں فوجی اہمیت کی "ہر چیز" کو تباہ کرنے پر قادر ہیں۔ اور ہمیں یہ قدرت آج سے دس سال بعد بھی حاصل رہے گی۔

جنرل نارسٹڈ نے کہا کہ نیٹو کی فوجوں کے پاس ڈیڑھ سو ہوائی اڈے ہیں جن کے ذریعے روس کے گوشے گوشے کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن روس بیک وقت ان تمام ہوائی اڈوں کو تباہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا

اُردن میں شاہ سعود کا قیام

عمان ۱۵ جون حکومت اردن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ شاہ سعود نے اردن میں اور کچھ دن قیام کرنے کا فیصلہ کیا ہے سابقہ پروگرام کے مطابق آپ کا دورہ کل ختم ہونے والا تھا۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ شاہ سعود اردن کے عوام سے خطاب کریں گے۔

"درآمدی تجارت کیلئے نئی درخواستیں"

کراچی ۱۵ جون۔ مرکزی وزارت تجارت کے ایک پریس نوٹ کے مطابق حکومت نے درآمدی تجارت میں آنے والے نئے تاجروں کی درخواستوں کی وصولی کی تاریخ اس مہینے کے آخر تک بڑھا دی ہے۔

بخشی غلام محمد دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۵ جون۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد دو دن کے دورے پر آج سری نگر سے بذریعہ طیارہ دہلی پہنچے شام کو آپ نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔

حفاظتی کونسل کو آزاد کشمیر مرکز کی یادداشت

نیو یارک ۱۵ جون:۔ نیو یارک میں آزاد کشمیر مرکز نے حفاظتی کونسل کو ایک یادداشت پیش کی ہے۔ جس کے ذریعے ریاست میں جلد از جلد آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یادداشت میں کہا گیا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں سماجی سیاسی اور انتظامی حالات معمول پر نہیں۔ اور یہاں بھارت فوج کے بل پر حکومت کر رہا ہے۔ تمام شہری آزادیاں کچل دی گئی ہیں۔ اور حکومت کے مخالفوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے۔ عدالتیں حکمران پارٹی کے فیصلوں کی پابند ہیں۔ اور اناج کا راشن تک صرف حکومت کے وفاداروں کو دیا جاتا ہے۔

یادداشت میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ کشمیر کی معیشت ہر لحاظ سے مغربی پاکستان سے وابستہ ہے

مقبوضہ کشمیر کی اقتصادی مشکلات میں اضافہ

سری نگر ۱۵ جون:۔ بھارت کے مالی وفد کے صدر نے کہا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کو سخت مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مالی وفد ان دنوں ریاست کے ایک ہفتے کے دورے پر آیا ہوا ہے۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس دورے کا مقصد ریاست کی مالی امداد بند کرنے کے سوال پر بخشی حکومت سے بات چیت کرنا ہے۔ نیز سیاحوں کی آمدنی اور ٹیکسوں وغیرہ میں بھارتی حکومت کے حصے کے سوال پر بھی غور کیا جائیگا۔

پاکستان آئی ایل او کی انتظامیہ کا رکن بن گئے

جینوا ۱۵ جون:۔ پاکستان عراق اور آٹھ دوسرے ملک پھر تین سال کے لئے مزدوروں کے بین الاقوامی ادارے (آئی ایل او) کی مجلس انتظامیہ کے رکن منتخب ہو گئے ہیں یہ انتخاب کل جینوا میں ادارے کے چالیسویں سالانہ اجلاس میں ہوا تھا۔

ص:۔ دیئے جائینگے اور ان کے تحت تعلیم کی میعاد چھ سے نو ماہ تک ہو گی۔ وظیفے کی رقم میں دونوں جانب کے سفر اور قیام کے اخراجات شامل ہوں گے۔

جو حضرات یہ وظیفہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں شعبہ اطلاعات امریکہ لاہور سے درخواست کے فارم

مسئلہ کشمیر پر پاکستان کو جنرل اسمبلی کے ۸۱ ممبروں میں سے ۷۰ کی حمایت حاصل ہے

سلامتی کونسل نے مزید اقدام نہ کیا تو پاکستان اس مسئلہ کو جنرل اسمبلی میں لے جائیگا

ڈھاکہ ۱۵ جون۔ وزیراعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے اگر کشمیر کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کیا گیا تو جنرل اسمبلی کے ۸۱ ممبر ممالک میں سے کم از کم ۷۰ ممالک کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کے جائز و منصفانہ موقف کی حمایت کریں گے۔

آپ نے کہا اگر سلامتی کونسل نے تنازعہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا تو پاکستان اس مسئلہ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں لے جائے گا۔ اور پاکستان کو یقین ہے کہ اسے اپنے جائز و منصفانہ موقف پر عالمی رائے عامہ کی زبردست حمایت حاصل ہو گی۔

وزیراعظم کل شام یہاں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے قریباً ساٹھ ہزار افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ مسٹر سہروردی نے اپنی ایک گھنٹہ کی تقریر میں اپنی خارجہ اور داخلی پالیسیوں۔ غذائی صورت حال اور کشمیر اور نہری پانی کے مسائل کا ذکر کیا۔

آپ نے کہا ڈارنگ مشن کی ناکامی کے بعد پاکستان مسئلہ کشمیر کو پھر سلامتی کونسل میں لے جا رہا ہے۔ اور اگر سلامتی کونسل کشمیر کے متعلق اپنے فیصلوں پر عمل نہ کرا سکی تو پاکستان اسے جنرل اسمبلی میں لے جائے گا۔ دنیا کی رائے عامہ ریاست میں آزادانہ منصفانہ رائے شماری کروانے کی کھلی حمایت کر چکی ہے۔

پاکستان کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ۸۱ ممبر ممالک میں سے ۷۰ کی حمایت حاصل ہو گی۔ پاکستان کو تمام عالم اسلام کے ممالک آزاد دنیا اور جنوبی امریکہ کے ممالک اور امریکہ کی حمایت حاصل ہے۔ صرف ایک آدھ ملک ایسے ہیں جو کشمیر کے متعلق پاکستان کی پوزیشن کو نہیں سمجھ سکے ہیں۔ مسٹر سہروردی نے کہا۔ بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ آنجہانی پٹیل نے حکومت ہند کو مشورہ دیا تھا کہ وہ کشمیر سے علیحدہ رہے کیونکہ یہ پاکستان کا ہے۔ لیکن پنڈت نہرو نے اس مشورے پر عمل نہیں کیا۔ ورنہ یہ مسئلہ جلد حل ہو جاتا۔

ہندوستان جیسے بڑے ملک کو زیبا نہیں کہ وہ اپنے چھوٹے ہمسایہ ملک پاکستان سے ایک چھوٹے علاقہ کشمیر کے متعلق غیر منصفانہ رویہ اختیار کرے۔ پنڈت نہرو عالمی امن کی دہائی دیتے ہیں لیکن وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ کشمیر پر وہاں کے عوام کی مرضی کے بغیر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں ظاہر ہے اس صورت میں عالمی امن کیسے قائم رہ سکتا ہے۔

"کشمیر کے متعلق غلط رویہ اختیار کرنے پر ہندوستان کے وقار کو کافی نقصان پہنچ چکا ہے پنڈت نہرو کے لئے ابھی اپنے کئے کی تلافی کرنے کا وقت ہے لیکن اگر انہوں نے اب بھی روش نہ بدلی۔ تو عالمی رائے عامہ کے سامنے ایک مجرم کی حیثیت سے کھڑا ہونا پڑے گا۔

جناب سہروردی نے ہندوستان پر الزام لگایا کہ اس نے سرپیٹرک سپینس کی قیادت میں نہری پانی کے تنازعہ کے متعلق ثالثی کمیٹی کے سمجھوتہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور اس طرح پاکستان کو نہری پانی کی سپلائی بند کر کے دیدہ دانستہ زمین کے ایک بہت بڑے حصے کو ویران کر دیا ہے۔ پاکستانی ایک طویل عرصہ سے اس سلوک کو برداشت کرتے چلے آ رہے ہیں لیکن آخر صبر کی کوئی حد بھی ہوتی ہے

"ہندوستان نہری پانی کے متعلق اپنے تمام وعدوں سے پھر گیا ہے۔ اور اس طرح پاکستان کو نہری پانی کے واجب حصے سے محروم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہندوستان نہ صرف مغربی مغربی پاکستان کے زرخیز علاقہ کو ریگستان میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے بلکہ یہ فرخ آباد بند کی تعمیر سے مشرقی پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے"

"ہندوستان کے یہ منصوبے آہستہ آہستہ سامنے آ رہے ہیں۔ اور ان کا مقصد پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنا ہے"

وزیراعظم نے کہا پاکستان امن چاہتا ہے۔ اور اس کی خواہش ہے کہ تمام مسائل پر امن طور پر طے ہوں۔ وہ کسی کے خلاف یہاں تک کہ ہندوستان کے خلاف بھی لڑنا نہیں چاہتا۔ لیکن اسے کشمیریوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کی یقینی دہانی حاصل ہونی چاہیئے

"ہندوستان کو اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس کا جارحانہ رویہ قائم رہا تو پاکستان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہو گا کہ وہ اپنے جائز حق کے لئے لڑے۔

خارجہ پالیسی

مسٹر سہروردی نے کہا۔ پاکستان نے آزاد دنیا کے ساتھ ناطہ جوڑا ہے ظاہر ہے وہ کمیونسٹ نہیں ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ وہ کمیونسٹ ملکوں کے ساتھ پر امن نہیں رہ سکتا۔ آپ نے اس سلسلہ میں چین کی مثال دی اور کہا کہ کمیونسٹ چین سے پاکستان کے تعلقات کافی اچھے اور دوستانہ ہیں

آپ نے کہا پاکستان کی خارجہ پالیسی سب کے ساتھ دوستی اور کسی کے خلاف دشمنی نہ رکھنے کے اصول پر مبنی ہے۔

داخلہ پالیسی

اپنی حکومت کی داخلہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا پاکستان کی داخلہ پالیسی یہ ہے کہ تمام پاکستانی ملک کی خدمت کریں۔ اور تمام مذاہب اور فرقوں کے پیرووں کے درمیان محبت اور دوستی کا جذبہ کارفرما ہو

غذائی مسئلہ

وزیراعظم نے کہا حکومت غذائی مسئلہ کے حل کو دوسرے تمام مسائل پر ترجیح دے رہی ہے۔ آپ نے کہا حکومت ایک آدمی کو بھی ملک میں بھوکا نہیں رہنے دے گی۔ اور وہ عوام کے لئے ہر قیمت پر اور ہر جگہ سے اناج حاصل کرے گی۔

آپ نے بتایا کہ حکومت پاکستان متعلقہ ملکوں سے چاول حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے وزیر خزانہ امریکہ سے کئی کروڑ کا اناج حاصل کرنے کے لئے عنقریب حکومت امریکہ سے بات چیت کے لئے واشنگٹن جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت برما سے تیزی کے ساتھ چاول حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تاہم آپ نے ذخیرہ اندوزوں اور چور بازاروں کو خبردار کیا۔ کہ ان کے ساتھ انتہائی سخت سلوک کیا جائے گا۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵)

ہے۔ احباب سے کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الرب سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ